جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

ایک خدا ہے دنیا والو!

ذہنوں میں ہے وقت سنہرا عشرت کے افسانوں کا
ساتھ ہے لیکن اندھا سایہ عسرت کے غم خانوں کا
رہے گا چرچا بے شک دو دن، دولت کے دربانوں کا
کہتا ہے خاموش زباں سے سبزہ گورستانوں کا
ایک خدا ہے دنیا والو! مزدوروں، سلطانوں کا

کالے گورے، سانولے، پیلے سب اولادِ آدم ہیں
کشورِ انساں کے یہ اُتّر، دکھن، پورب، پچھم ہیں
ایک ہے جیون راگ، یہ سارے مل کر اس کا سرگم ہیں
اہلِ صباحت! فطری رشتوں کی زنجیریں محکم ہیں
لال لہو ہے تم جیسا ہی کالوں کی شریانوں کا

ہلکے ہوں اب گورے کندھے، کالی دنیا جاگ اٹھی
جھنڈے لہراتی اور گاتی آزادی کے راگ اٹھی
بوجھل صدیوں کی فرسودہ راہیں ساری تیاگ اٹھی
ماضی کے بُت کھا جائے گی، ہے وہ کالی آگ اٹھی
بندرگاہیں اور سفینے، رُخ دیکھیں طوفانوں کا

مغرب کے فرعونو! روشن نامِ آدم زاد کرو
بوتل کھولو، نئے پرانے جنّوں کو آزاد کرو
موت کرن کا نسخہ ڈھونڈو، ایٹم بم ایجاد کرو
دھرتی تو آباد ہوئی، اب سیارے آباد کرو
لیکھا ہو گا اک دن ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں، کانوں کا

ہستی کا ہے خواب پریشاں تمہاری تعبیروں سے
نوعِ انساں پارہ پارہ، تمہاری تدبیروں سے
کمزوروں کو تم نے جکڑا، لالچ کی زنجیروں سے
ٹوٹے گا بالآخر نشّہ طاقت کے دیوانوں کا

آؤ طاقت کے متوالو! باہم اک پیمان کریں
دنیا کے سب دھندوں میں ہم سچ ہی کو میزان کریں
ظلموں کی دیواریں ڈھا کر حق کی اُونچی شان کریں
مغروروں کو پیار سکھا کر انساں کو انسان کریں
بندوں سے احسان ہے بدلہ خالق کے احسانوں کا